REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ ۴ رجب ۱۳۸۰ھ

قیمت فی پرچہ

جلد ۴۹/۱۴ ۲۳ فتح ۱۳۳۹ ہش ۲۳ دسمبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۲ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ درد نقرس میں کافی افاقہ ہے۔ رات نیند اچھی آگئی اور الحمد للہ کہ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامی شعبے پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف کار ہیں

جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ بھی بفضلہ تعالیٰ شروع ہو چکا ہے

ربوہ ۲۲ دسمبر۔ جلسہ سالانہ کے انتظامی شعبے گزشتہ کئی ہفتوں سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی سرکردگی میں پوری سرگرمی سے مصروف کار ہیں چنانچہ جملہ انتظامات بفضلہ تعالیٰ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ ادھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ اور روز بروز ربوہ کی رونق میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اہل ربوہ مسیح پاک علیہ السلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور انہیں ممکن سہولت اور آرام پہنچانے کے لئے پوری طرح مستعد اور تیار ہیں۔ اور ان مبارک ایام کے بشدت منتظر ہیں۔ کہ جب انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ کی سرزمین فرزندان احمدیت سے یوں آباد نظر آئے گی۔ کہ گویا اس کی مقناطیسی کشش نے ایک جہان کو کھینچ کر اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ لنگر خانوں اور رہائش گاہوں کو پوری طرح درست کرنے کے علاوہ اہل ربوہ کی اسم وار ڈیوٹیاں متعین کر دی گئی ہیں۔ اور اس سے ہر ایک کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام مقامی احباب ڈیوٹی شیٹ کے مطابق ۲۳ دسمبر سے باقاعدہ اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر ہو جائیں گے۔

ربوہ کے بازار اور ان کی دکانیں بھی نظافت و صفائی اور سج دھج کے اعتبار سے ایک نیا روپ اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ بالخصوص دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی عمارت کو ایک نئی شکل دینے کی دوڑ دھوپ زور شور سے جاری ہے۔ چنانچہ عمارت پر رنگ و روغن کے علاوہ اس کے پورے احاطہ میں صفائی و ستھرائی نئی روشوں گھاس کے پلاٹوں اور پختہ راستوں کی تعمیر کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بڑی محنت اور سرگرمی سے اس سارے کام کی نگرانی فرما رہے ہیں حتیٰ کہ راتوں کو بھی کام ہو رہا ہے۔ تاکہ جلسے سے قبل یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے یہ امر قابل ذکر ہے کہ دفاتر تحریک جدید کی عمارت اور اس کے احاطہ کی صفائی اور روشوں کی درستی کا کام چند ماہ پیشتر ہی مکمل ہو چکا ہے۔ اسی طرح ربوہ کی بعض بڑی بڑی سڑکوں پر آج کل روڑی اور مٹی بچھا کر انہیں ہموار کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مہمانوں کو ان راستوں پر سے گزرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور وہ بسہولت جلسہ گاہ تک جا سکیں اور اجلاسوں کے اوقات کے علاوہ مسجد مبارک، دفاتر اور دوسرے مقامات تک جانے میں بھی انہیں آسانی رہے۔

الغرض آجکل ربوہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر طرف سرگرمی، گہما گہمی اور ذوق و شوق کی فراوانی ہے۔ اور ہر طرف ایک نئی زندگی نئی روح اور نئی بیداری کام کرتی نظر آ رہی ہے اور پہلے سے بھی فزوں تر ذوق و شوق کا ایمان افروز منظر دیکھنے میں آ رہا ہے۔

اللھم زد فزد

سپیشل ٹرینوں کے متعلق آخری اطلاع

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ریلوے کی طرف سے سپیشل ٹرینوں کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال مندرجہ ذیل سپیشل ٹرینیں چلانے کا انتظام ہوا ہے

(۱) لاہور سے ربوہ۔ ۲۵/۱۲/۶۰ بعد دوپہر ۲-۳۰ منٹ بجکر پر روانگی۔ ربوہ میں آمد ۱۰-۴۵ منٹ بجکر شام

(۲) سیالکوٹ سے ربوہ براستہ وزیر آباد۔ ۲۵/۱۲/۶۰ صبح ۹-۳۷ بجکر پر روانگی۔ " ۶-۴۵ بجکر شام

(۳) نارووال سے " ۲۵/۱۲/۶۰ صبح ۱۰-۳۰ " " ۸-۳۸ " شام

(۴) وزیر آباد سے ربوہ ۲۵/۱۲/۶۰ " ۹-۰۰ پر روانگی ڈیزل کار " ۳-۰۰ بجے

ریلوں کی واپسی

(۱) ربوہ سے لاہور ۲۸/۱۲/۶۰ کو رات دس بجکر تیرہ منٹ پر روانہ ہو کر ۴ بجے صبح لاہور پہونچے گی

(۲) ربوہ سے سیالکوٹ ۲۹/۱۲/۶۰ کو صبح ۷-۳۰ منٹ بجکر پر روانہ ہو کر ۴ بجے شام سیالکوٹ پہونچے گی

(۳) ربوہ سے نارووال ۲۹/۱۲/۶۰ کو صبح ۵-۳۵ بجکر پر روانہ ہو کر ۳-۱۵ منٹ بجکر پر نارووال پہونچے گی

اسی طرح ایک ریل کار چک جھمرہ سے ربوہ کے درمیان چکر لگائے گی

احباب سے درخواست ہے کہ جس جس مقام سے سپیشل ٹرینیں آ رہی ہیں، وہاں سے سپیشل ٹرینوں پر ہی سفر کریں۔ اسی طرح واپسی پر بھی دوستوں کو سپیشل ٹرینوں پر ہی جانا چاہیئے۔ اگر دوست قومی اور ملی مفاد کو مدنظر نہیں رکھیں گے۔ تو اگلے سال تکلیف ہوگی۔ اور منظور شدہ ٹرینیں حاصل کرنے میں دقت ہوگی۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

مجلس مذاکرہ علمیہ کا سالانہ اجلاس

مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۲۲-۲۳ دسمبر ۱۹۶۰ء ۴½ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ پہلے دن کے اجلاس کی صدارت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی فرمائیں گے۔ دونوں اجلاسوں کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۲۲/۱۲/۶۰ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری (قرآن کریم کا مقام بمقابلہ دیگر الہامی کتب)

۲۳/۱۲/۶۰ مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اجتہاد کی ضرورت)

موضوع سے متعلق سوالات اور آراء کا موقعہ بھی دیا جائے گا۔ صرف طلباء میں سے بہترین سوال کرنے والے دو طالب علموں کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ (نصیر ناصر پبلسٹی سکرٹری مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ڈیوٹی جلسہ سالانہ

ربوہ کے تمام طلباء و کارکنان و دیگر احباب جن کا نام ڈیوٹی شیٹ میں شائع ہو چکا ہے مورخہ ۲۳ دسمبر ٹھیک ۹ بجے صبح اپنی اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ اُس وقت معائنہ ہوگا اور حاضری ریکارڈ کی جائے گی۔ جن طلبہ کا نام ڈیوٹی شیٹ سے رہ گیا ہو۔ وہ اس وقت دفتر افسر جلسہ سالانہ میں تشریف لا کر مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب منتظم معاونین کو ملیں۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

ضروری اعلانات

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حسب سابق الفضل کا دفتر عارضی طور پر جلسہ گاہ کے احاطہ میں منتقل کیا جا رہا ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ ؍ دسمبر ۶۰ء

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ؍ دسمبر ۶۰ء

پاکستان میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

عیسائی مشنری پاکستان میں نہایت وسیع پیمانے پر تبلیغ کر رہے ہیں انہوں نے نہ صرف مشن گھر کھولے ہوئے ہیں بلکہ کئی قسم کے خدمتِ خلق کے ادارے مثلاً سکول اور ہسپتال قائم کئے ہوئے ہیں وہ اکیلا اکیلا اور گروپوں میں شہر بہ شہر قصبہ بہ قصبہ اور قریہ بہ قریہ گھوم کر "یسوع مسیح" کی بشارت پہنچاتے ہیں اور چونکہ ان کا طریق کار نہایت مہذبانہ اور شریفانہ ہوتا ہے اس لئے خواہ ان کا مذہب کتنا بھی شرک پر مبنی ہو لوگوں کے دلوں پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اسکے مقابلہ میں مسلمان کہنا چاہیئے کہ کچھ بھی نہیں کر رہے۔ شروع شروع میں جب انگریز ہندوستان میں وارد ہوئے تھے اور انہوں نے یہاں کی حکومت پر قبضہ کر لیا تو ان کے ساتھ عیسائی مشنریوں کا بھی ایک سیلاب سا اُمڈ آیا اور ہر سمت عیسائیوں کا کاروبار چلنے لگا۔ اور اتنا وسیع کام شروع ہوگیا کہ یورپ کے بڑے بڑے پادری یہ یقین کرنے لگے کہ ہندوستان تو گویا عیسائیت کی جھولی میں ہے۔ یہ یقین ان کو اسلئے ہوگیا کہ ان کے ساتھ نئی تہذیب کے ہتھیار تھے۔ اور کئی اور قسم کی کششیں تھیں جن سے عوام متاثر ہو جاتے تھے دوسری چیز جو ان کے اس خیال کی مؤید بنی وہ یہ تھی کہ ہندوستان کے مسلمانوں اور دیگر مذہبی لوگوں کا علم کلام قدیم اور پرانا ہو چکا تھا جو لوگوں کے لئے دلکشش نہیں رکھتا تھا۔ مسلمان اہل قلم حضرات جس قسم کے وعظ مساجد میں کرتے تھے نئے خیال کے لوگوں کو پسند نہیں تھے حقیقت یہ ہے کہ حقیقی اسلام لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

ایسے زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجدید و احیائے اسلام کی آواز بلند کی اور عیسائیوں اور آریوں کو جو ہندوؤں میں ایک نیا فرقہ تھا اسلام کے مقابل تبلیغ پر چیلنج دئے اور عیسائی پادریوں کو للکارا کہ وہ اپنے مذہب کو اسلام کے سامنے پیش کریں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی پادری احمدیوں کے مقابلہ میں آنے سے کترانے لگے یہانتک کہ عام طور پر عیسائی مبلغوں کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ احمدیوں کے ساتھ تبادلہ خیالات نہ کریں۔

حال میں جوہر آباد میں ایک ایسا ہی واقعہ ہؤا ہے جسکی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔ حالانکہ عیسائیوں نے خود ہر ایک کو تبادلہ خیالات کا چیلنج دیا تھا مگر احمدیوں کا نام سن کر وہ اپنے اعلان کو بھی نظر انداز کر گئے۔ ذیل میں رپورٹ ملاحظہ ہو۔

"اکتوبر کی ۲۸ سے ۳۰ تک جوہرآباد میں "مسیحی تبلیغی کنونشن" منعقد ہوئی۔ کنونشن میں مسیحیوں اور مسلمانوں کو اشتراک عمل کی دعوت دی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ جوہر آباد نے دعوت کو قبول کرتے ہوئے شرکت کی۔ سرگودہا سے آئے ہوئے امریکن مشن کے پادری ایف۔ ای سٹاک سے تبادلۂ خیالات ہؤا۔ پہلے روز یعنی ۲۸/۱۰/۶۰ کو صاحب موصوف نے وعدہ فرمایا کہ ہم ہر طرح اور ہر پہلو پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں ہم دوسرے روز ۲۹/۱۰/۶۰ کو خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے گرجا میں پہنچ گئے۔ مسٹر سٹاک صاحب سے ملاقات کی تبادلۂ خیالات کے لئے عرض کی تو انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں؟ عرض کیا ہاں جناب" مسٹر سٹاک فرمانے لگے ہم جماعت احمدیہ کے کسی بھی فرد سے مذہبی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کریں گے۔ انکی کنونشن کے اختتام پر باہر سے آئے ہوئے پادریوں کو چائے کی دعوت دی گئی لیکن قبول نہ کی۔ بعد ازاں مجلس ہذا نے ۱۱/۱ کو ایک جلسہ کیا۔ اور جوہرآباد کے مسیحی صاحبان کو اشتراک کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے اسے بھی قبول نہ کیا اور معذرت چاہی۔ حالانکہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ اپنا جلسہ کریں۔ ہم اس میں شریک ہوں گے۔"

(نامہ نگار)

جرمنی میں اسلام

زندہ مذہب کی دو نئی مسجدیں

"بلیٹین" (۱۱ اکتوبر سنہ ۶۰ء) جو جرمن فیڈرل حکومت کے پریس اور انفارمیشن آفس سے ہر ہفتہ کو جرمن کے حالات کے متعلق شائع ہوتا ہے۔ اس میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون شائع ہؤا ہے۔ ذیل میں اس مضمون کا مکمل ترجمہ دوستوں کے افادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

آزادی عقیدہ اور آزادی ضمیر ناقابل انفساخ ہیں۔ ہر ایک کو بلامداخلت مذہبی اعمال بجا لانے کی ضمانت دی جاتی ہے۔"

اوپر کے الفاظ مغربی جرمنی کے بنیادی قانون کی دفعہ چار سے لئے گئے ہیں۔ یہ الفاظ آج مغربی جرمنی کے مذہبی معاملات میں عالمگیر سلوک کے گویا کونے کا پتھر ہیں۔ خاص دارالحکومت اور بڑے شہروں میں جہاں دیگر ممالک کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ جرمن عوام دوسروں کے مذاہب میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کی زندہ مثال وہ مہمان نوازانہ خیر مقدم ہے جو مغربی جرمنی نے دوسری عالمگیر جنگ کے بعد اسلام کا کیا ہے۔

ذیل کا مضمون جو محمد عبداللہ دکن اسلامیہ جرمنی مشن کا لکھا ہؤا ہے حال ہی میں جرمنی کے اخبار "نیورہین زیٹنگ" میں شائع ہؤا ہے۔ جو کافی وسیع اشاعت رکھتا ہے۔

"تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ آرچ بشپ کی آف کولون کے اخبار میں بیان کیا گیا تھا کہ ۴۰۰ جرمنوں نے اسلام اختیار کر لیا ہے اور وہ جماعت احمدیہ کے ارکان بن گئے ہیں اس قسم کی خبروں سے یہ جستجو قدرتی ہے کہ آیا جرمنی میں کوئی منظم اسلامی جماعت کام کر رہی ہے

"مغربی جرمنی میں اسلام کی نمائندگی تین طریقوں سے ہو رہی ہے۔ اوّل مسلم سفارتی عملہ جو جرمنی میں اسلامی ممالک کی طرف سے مقرر ہے۔ اس گروپ میں جو سب سے بڑا ہے اسلامی ممالک کے طلبہ اور تجارت پیشہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ہمبرگ اور ایشین میں مساجد تعمیر کی گئی ہیں تاہم اس طبقہ کے مسلمانوں کو اسلامی تحریک کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ انکی بنیادی غرض مذہبی ثقافتی اور قومی روایات کو قائم رکھنا ہے نہ کہ اشاعت اسلام۔

دوسرا گروپ ان مسلم مہاجرین کا ہے جنہوں نے دوسری عالمگیر جنگ کے بعد جرمنی کو اپنا نیا گھر بنا لیا ہے۔ ان کا ثقافتی مرکز باویریا کا دارالحکومت میونخ ہے۔ جہاں دونوں باویرین اور وفاقی حکومتیں مسجد کی تعمیر میں مدد دے رہی ہیں۔

مذہب کے علاوہ ان دونوں گروپوں میں ایک اور بھی اشتراک ہے۔ وہ دونوں گویا راہ گزروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سفارتی عملہ اور طلبہ آتے ہیں اور جاتے ہیں اور مہاجرین آرزو رکھتے ہیں کہ ایک دن اپنے وطن مالوف کو لوٹ جائیں گے۔

احمدیہ تحریک

آخری اور تیسرے گروپ یعنی جماعت احمدیہ کا معاملہ ان دونوں سے جداگانہ ہے۔ یہ جماعت اسی نام کی جماعت کے سامنے جواب دہ ہے جس کا ہیڈ کوارٹر ربوہ پاکستان میں ہے۔ جماعت احمدیہ جسکے مشن تمام دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں تقریباً ۷۰ سال ہوئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب (قادیانی علیہ السلام) نے قائم کی تھی یہ فرقہ اسلام سے فراری نہیں بلکہ اسکے برخلاف اس کا مقصد تجدید و احیائے اسلام ہے۔

اس اصلاحی تحریک کا کام دوگونہ ہے۔ اول یہ سراسر اسلامی فوق الفرق تحریک ہے۔ اور دوم اس نے وسیع پیمانہ پر اشاعتِ اسلام کا کام شروع کر رکھا ہے۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں امام جماعت حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نے جماعت احمدیہ کے پاکستانی نوجوانوں کو اپیل کی کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اس اپیل کی کامیابی کا عظیم ثبوت یہ ہے کہ اسوقت عیسائی اور غیر عیسائی ممالک میں ۲۰۰ مشنوں کا قیام ۲۵۴ مساجد کی تعمیر اور ۳۰ درسگاہوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

دس سال ہوئے پہلے احمدی مشنری (مکرم) عبداللطیف جرمنی میں داخل ہوئے۔ وہ آکر ہمبرگ میں اقامت پذیر ہوئے تھے اور اسوقت سے بہ شہر آہستہ آہستہ

(باقی صٓ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۰ء

مغربی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ ترقی کر رہا ہے۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے منظم مشن نہایت مضبوطی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں

احمدیہ جماعت کی مساعی عیسائیت کیلئے ایک چیلنج ہے۔ احمدیہ مدارس کی تعداد بھی بتدریج بڑھ رہی ہے

پاکستان ٹائمز لاہور میں ایک یوروپین اہل قلم کا مضمون

لاہور کے موقر انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز ۱۱ دسمبر میں ایک صاحب سیسل نارتھ کاٹ کا مضمون "مغربی افریقہ میں اسلام کی پیش قدمی" کے زیرعنوان شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

مغربی افریقہ کے ممالک کی آزادی نے ساحلی علاقوں میں اسلام کے حق میں ترقی کی ایک نئی رَو پیدا کر دی ہے۔ اسلام افریقن لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے۔ کیونکہ افریقہ میں یہ اس طرح پیش کی گئی ہے کہ گویا یہ افریقہ کی کالی اقوام کا ہی مذہب ہے۔ عیسائیت کے برخلاف اسلام انسانی کمزوریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر نئے آنے والے کو بسہولت اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی سادہ تعلیم کے پیش نظر اسکو ذہنی قباحتوں سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔

اس ضمن میں سیرالیون اور مغربی نائیجیریا دو اہم علاقے ہیں سیرالیون بھی اگلے اپریل میں آزاد ملکوں کی برادری میں شامل ہو جائیگا

مغربی نائیجیریا وہ علاقہ ہے جہاں عیسائیت کا ماضی نہایت شاندار روایات کا حامل رہا ہے۔ لیکن اب انہی دو علاقوں میں اسلام کو نمایاں ترقی حاصل ہو رہی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ سیرالیون تو احمدی مسلمانوں کی منتخب سرزمین ہے جہاں وہ پاکستان سے آئے ہوئے منظم مشنوں کے ماتحت نہایت مضبوط حیثیت میں سرگرم عمل ہیں۔ احمدیہ جماعت اس مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے۔ کہ اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں موجودہ دنیا کی راہنمائی کے لئے پیش کرے۔ اور یہ عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اور اب تو انہوں نے سیرالیون میں باقاعدہ ڈاکٹری مشن کھولنے کا بھی عزم کر لیا ہے۔ اور وہاں احمدیہ سکولوں کی تعداد بھی بتدریج بڑھ رہی ہے۔

باوثوق ذرائع سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مغربی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں دس گُنا زیادہ ترقی کر رہا ہے۔ نائیجیریا کا وسیع شمالی علاقہ اسلام کا گڑھ بن چکا ہے جو باوجود عیسائی مشنوں کی سالہا سال کی کوششوں کے مذہبی اعتبار سے ناقابل تسخیر اسلامی ملک ثابت ہوا ہے۔ بلکہ خود جنوب کے جنگلاتی علاقہ میں جہاں عیسائی مشنز نہایت مضبوط ہیں وفود بھیجکر اسلامی اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے۔ اور اب نائیجیریا کے آزاد ہو جانے پر ان دونوں بڑے مذاہب کے ایسے تصادم کا امکان ہے۔ جو اب تک کہیں اور رونما نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ یہاں اسلام اور عیسائیت نہایت جوش و خروش کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلہ میں کمربستہ ہیں۔ تاکہ ان قبائل کو اپنے زیر اثر لائیں۔ جو کسی مذہب سے وابستہ نہیں بلکہ توہماتی شرک میں مبتلا ہیں۔ اس مقابلہ کے نتیجہ پر ہی افریقہ کے مستقبل کا انحصار ہے۔

مغربی افریقہ کے ساحل پر سینیگال کے شہر ڈکار سے نائیجیریا میں پورٹ ہارکوٹ تک قومی آزادی کے حصول کے ساتھ ساتھ قبائلی رسم و رواج اور روایتی ٹونے ٹوٹکوں کی اہمیت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ غرضکہ جذبۂ قومیت کا اظہار دو طرح ہوا ہے۔ ایک طرف تو مغربی اقوام کے اقتدار کے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے طور و طریق بھی اپنا لئے گئے۔ اور دوسری طرف مغربی روایات بھی از سرِنو زندہ ہوتی رہی ہیں۔ مثلاً گھانا میں صدر کوامی انکروما کو OSAGYEFO "اوسے جیفو" کے خطاب سے پکارا جاتا ہے جس کے معنے گھانا کی قومی زبان چوئی میں جنگجو فاتح کے ہیں۔ لیکن یہی لفظ بطور "نجات دہندہ" کے عیسائی حلقوں میں مسیح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح گھانا کے پڑھے لکھے عیسائی بھی دیہاتی علاقوں میں ان تقریبات میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں نہایت مشرکانہ روایاتی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ حالانکہ ان میں شمولیت کے خلاف عیسائی پادری برملا اظہار ملامت کرتے ہیں۔

قومی جذبہ نے توہماتی ٹونوں ٹوٹکوں کو ایسی اہمیت دے دی ہے کہ وہ آج آباؤ اجداد کے ورثہ کے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ آج کی دنیا میں ان کی وقعت کم ہو جانی چاہیے تھی۔ ہر وہ چیز جو آبائی یا تاریخی حیثیت کی حامل ہے وہ قومی جذبہ کی ترقی میں بے حد ممد ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ جدید آزاد قومیت خودمختاری کو ماضی کی شاندار روایات سے بھی مفتخر کرنا چاہتی ہو۔ اس لئے آج آزادی کی حمایت میں قدیم رسومات اور سفید فام لوگوں کے ساتھ مغربی ساحل پر آئی ہوئی عیسائیت میں ایک واضح تصادم پیدا ہو چکا ہے۔

میں کچھ عرصہ ہوا کہ مشرقی نائیجیریا کے ایبو IBO کے قبائلی شہر اونیٹشا ONITSHA سے آیا ہوں۔ یہ وہ شہر ہے جہاں آج سے سو سال پہلے لنڈن کی چرچ مشن سوسائٹی نے عیسائیت کی بنیاد ڈالی تھی۔ اور آج دریائے نائیجیریا کے کنارے دو بڑے عظیم گرجے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک رومن کیتھولک گرجا اور دوسرا انگلش چرچ کا گرجا ہے مشرقی نائیجیریا کے اس صوبہ میں نوے فیصدی سکول عیسائی مشنوں کے ہیں۔ اور یہ صوبہ انگلش مشن کی تنظیم وغیرہ کے لحاظ سے خودمختار ہے۔ لیکن بہت سے مبصرین اس خطرے کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کا مستقبل اب خطرے سے خالی نہیں۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایک عیسائی سکول میں پڑھے لکھے آدمی کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ وہ خود بھی پادری بن جائے۔ لیکن آج حکومت اور تجارتی اداروں میں اس قدر ترقیات کے راستے کھلے ہوئے ہیں کہ ہر پڑھا لکھا عیسائی گرجے کے بجائے اس جذبہ سے سرشار نظر آتا ہے۔ کہ وہ حکومت کے کسی دفتر میں بڑا افسر بن جائے۔ یا اس کا بھی سیاسی راہنماؤں میں شمار ہونے لگ جائے

اگرچہ آزاد ملکوں میں ابھی چرچ اور حکومت کے درمیان کسی قسم کی رسہ کشی شروع نہیں ہوئی۔ لیکن زمانہ کے ساتھ ساتھ گھانا کی طرز پر آمرانہ حکومتوں کے قیام کے بعد یہ سوال خود بخود اٹھ سکتا ہے کہ آیا وفاداری حکومت کا حق ہے یا انسانی ضمیر کا۔ ایک وقت تھا کہ انگریزی اقتدار کے زمانہ میں عیسائی مشنز کو حکومت کی حمایت حاصل رہتی تھی۔ لیکن اب قومی حکومتوں کے قیام کے بعد عیسائی مشنز آپ اپنے سہارے کھڑے ہونے پر مجبور ہونگے اور اس بدلی ہوئی ہوا کے رخ کا مقابلہ بغیر کسی نوآبادیاتی طاقت کی حمایت کے کرنا ہوگا۔

مسجد یادگاری کی تکمیل اور احباب سے گذارش

(مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب - ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ نیز احباب جماعت کی توجہ سے مسجد یادگاری (فضل عمر ہسپتال ربوہ) مکمل ہو چکی ہے اور اس میں باقاعدہ نماز باجماعت ادا ہوتی ہے مگر ابھی تک اس کا صحن نامکمل ہے۔ اسی طرح دریاں وغیرہ نہیں ہیں۔ جو احباب جلسہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ وہ دیکھیں گے کہ صحن ابھی نامکمل ہے۔ جس کو جلد مکمل کرنا ہے۔ ان اخراجات کے لئے کم از کم ایک ہزار روپے کی ضرورت ہے امید ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے تا یہ معمولی سی رقم جلد وصول ہو کر مسجد ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے۔

جن احباب نے ۳ ۲/۸ ۶۰ سے ۱۲/۹ ۶۰ تک مسجد یادگاری میں عطایا بھجوائے ہیں انکے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ احباب اُن سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(۱) محمد اکرم صاحب محاسب جماعت گوجرانوالہ ۱/-
(۲) سید کلیم احمد صاحب بی اے چک ۱۱-۷/ال ضلع منٹگمری ۱۰/-
(۳) محمد حیات صاحب ڈار ضلع جھنگ ۳۰/-
(۴) اہلیہ صاحبہ ضیاء الحق خانصاحب کوئٹہ (قیمت زیور) ۲۲/۸
(۵) چوہدری فتح محمد صاحب چک ۹۶/ر ب ضلع منٹگمری ۱۰/-
(۶) " " " " ازدادی صاحبہ مرحومہ ۳/-
(۷) " " " " ازداد صاحب مرحوم ۵/-

نقد و نظر

صحائف قمران

علم دوست اصحاب اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ گذشتہ دس سال سے پہلی صدیوں کے عیسائیوں کے حالات پر مشتمل لٹریچر فلسطین کی غاروں سے برآمد ہو رہا ہے جو Dead Sea Scrolls کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ اس لٹریچر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور تعلیمات پر جو روشنی پڑ رہی ہے۔ اس سے یہ امر بالبداہت ظاہر ہو رہا ہے کہ عیسائی حضرات کے موجودہ عقائد حضرت مسیح علیہ السلام اور پہلی صدی کے عیسائیوں کے عقائد سے بالکل مختلف ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری جماعت کے ہونہار مصنف محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری بہت عمدہ ریسرچ کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے "اصحاب کہف کے صحیفے" کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ لکھا تھا جو بہت ہی مقبول ہوا۔ اس سال جو مزید ریسرچ ہوئی ہے۔ اس کو شامل کر کے آپ نے ایک نہایت ہی بیش قیمت کتاب "صحائف قمران" کے نام سے تصنیف کی ہے۔

ہماری دلی تمنا ہے کہ علم دوست اور تبلیغ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب اس قیمتی اور اہم تصنیف کو خرید کر نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ عیسائی حضرات میں بھی اس کی اشاعت کر کے تبلیغ ایسے اہم فریضہ کو ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔

کتاب نہایت ہی دیدہ زیب ہے۔ عمدہ کاغذ درسی سائز پر صفحات ۲۰۲۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ملنے کا پتہ: مصنف سے ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور کے پتہ پر طلب کریں۔

جرمنی میں تبلیغ اسلام (بقیہ صہ)

جرمنی اور تمام شمالی یورپ کیلئے اسلامی مرکز بنتا چلا گیا۔ ڈنمارک۔ ناروے اور سویڈن کے مشن ہمبرگ کے امام کے ماتحت ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ سے پہلے جرمنی میں صرف دو عبادت گاہیں تھیں مگر دونوں ہی پرائیویٹ ملکیت تھیں۔ برلن کی مسجد جو جنگ میں بدقسمتی سے بری طرح شکستہ ہوئی ایک پاکستانی شہری کی ملکیت ہے یا ابتداء میں یہ بھی احمدیہ تحریک کی ملکیت تھی۔ ہیڈل برگ کی مسجد جو بدقسمتی سے سویتر نگاریوں کی جنت بن گئی ہے قصبہ شو ٹ نگٹن میں واقع ہے اس مسجد میں نماز نہیں ہوتی کم سے کم ایمیں کوئی مسلم امام نہیں ہے اسطرح جنگ کے بعد اہل اسلام کیلئے کوئی پبلک عبادت گاہ جرمنی میں نہیں تھی۔

۱۹۵۵ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ہمبرگ تشریف لائے جہاں آپکا استقبال بلدیہ اور مغربی جرمنی کے دوسرے اسلامی مراکز کی طرف سے کیا گیا اس تشریف آوری کے نتیجہ میں جرمنی میں اسلامی مشن کی توسیع کیلئے تجاویز کی گئیں ۱۹۵۷ء اسلام کیلئے جرمنی میں مبارک سال تھا ان تجاویز کا نتیجہ عملی طور پر یہ نکلا کہ ہمبرگ شہر میں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ اسکے بعد فرینکفورٹ آن مین میں ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء کو ایک مسجد تعمیر ہوئی یہ دو مساجد جو جرمنی میں پہلی پبلک عبادت گاہیں ہیں احمدی مستورات کی کوشش کا نتیجہ ہیں پاکستانی مستورات نے اپنے زیورات اور سنگار کو قربان کر دیا تاکہ انکے جرمن بھائی اور بہنیں نماز کیلئے دو مساجد حاصل کر سکیں۔

اسلامی مشنری سرگرمیوں کا مقصد:-

ان تمام اسلامی سرگرمیوں کو دیکھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جرمنی میں تبلیغی سرگرمیوں کا مقصد کیا ہے اور اس سے کیا توقعات وابستہ ہیں۔ اس سوال کا جواب آسانی سے دیا جا سکتا ہے۔ تحریک احمدیہ کی منزل مقصود یہ ہے کہ تفہیم باہمی کو تقویت دی جائے حق کی خدمت کی جائے اور دوستی اور انصاف کے میدان کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے یورپ اسلامی ممالک کو اور اسلام کو مادی ترقیات سے فیضیاب کر چکا ہے اسلام اسکے عوض میں یورپ میں مذہب کی صحیح روح کو زندہ دیکھنا چاہتا ہے اسلام یورپ میں اجنبی (باقی صہ)

فہرست عطایا برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال - ربوہ

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب - ربوہ)

احباب جماعت کی خدمت میں خاکسار ایک حالیہ اعلان کے ذریعہ تعمیر ہسپتال کے لئے عطایا کی تحریک کر چکا ہے۔ اب ایک فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جس میں ان مخلص حضرات کے نام درج ہیں جنہوں نے تعمیر ہسپتال کے لئے ۲/۸ ۶۰ تا ۱۲/۹ ۶۰ عطایا جات دیئے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت ان حضرات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیوی ترقیات عطا فرماوے۔ آمین

نیز خاکسار تمام ایسے احباب جماعت کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہے جنہوں نے تعمیر کے لئے عطایا نہیں دیئے کہ وہ بھی اس کار ثواب میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اس سلسلہ میں امسال جلسہ سالانہ پر ہسپتال کی طرف سے ٹکٹ چھپوائے جا رہے ہیں احباب ان ٹکٹوں کو لے کر اپنے عطایا مقفل صندوقچوں میں ڈالیں جو اس غرض کے لئے ہوں گی۔ امید ہے احباب اس طرف پوری توجہ دیں گے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

(۱) شیخ عبدالحفیظ صاحب کراچی ۲۰۰۰/-
(۲) جماعت احمدیہ کراچی ۵۰۰/-
(۳) عبدالماجد صاحب کورنگی کراچی ۱۰/-
(۴) اے۔ بی۔ خان صاحب جماعت چٹاگانگ ۲۲/-
(۵) حاکم علی صاحب جماعت اوکاڑہ ۴۸/-
(۶) میاں اللہ دتا صاحب صراف سیالکوٹ ۵/-
(۷) محمد بشیر صاحب صراف " ۱۲/-
(۸) خواجہ عبدالرحمن صاحب " ۳۰/-
(۹) محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار " ۱۰/-
(۱۰) محمد الطاف خانصاحب صدیقی " ۶/-
(۱۱) سیدہ ام متین صاحبہ۔ ربوہ ۵۰/-
(۱۲) نیاز احمد صاحب بحرین ۲۵/-
(۱۳) سردار محمد بشیر احمد صاحب کراچی ۲۵/-
(۱۴) شیخ محمد صدیق صاحب آف ڈھاکہ ۵/-
(۱۵) شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی ۹/۹
(۱۶) حکیم خورشید عالم صاحب از جماعت گجرات ۶۵/۷
(۱۷) صوفی حاکم الدین صاحب سیالکوٹ ۵/-
(۱۸) گلزار محمد صاحب کراچی ۱۰/-
(۱۹) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ برادران برائے فیملی یونٹ ہسپتال بنام مکرم چوہدری غلام حسن صاحب مرحوم والد خود ۴۰۰۰/-
(۲۰) ملک رحمت اللہ صاحب سول لائن لاہور ۵/-
(۲۱) شمس الحق صاحب کوئٹہ ۱۰/-
(۲۲) عبدالواحد صاحب مرنگ روڈ لاہور ۱۰۰/-
(۲۳) نذیر احمد خانصاحب جماعت منٹگمری ۵/-
(۲۴) سید عبدالودود صاحب مع اہلیہ صاحبہ لکھنؤ ۱۴/-
(۲۵) والدہ صاحبہ مرحومہ عزیز میر صاحب ہیڈ ماسٹر ڈیرہ غازیخاں ۸/-
(۲۶) شمیم احمد صاحب و وسیم احمد صاحب پسران محمد شفیع خانصاحب کراچی ۵/-
(۲۷) حافظ نیاز احمد صاحب کرنال لاہور ۶/-
(۲۸) سیدہ تسنیم شفیع صاحبہ پشاور ۱۰/-
(۲۹) منور علی صاحب سول لائن لاہور ۵/-
(۳۰) محمد احمد صاحب قمر جماعت سیالکوٹ ۲۴/۸
(۳۱) محمد الدین صاحب سرگودھا ۵/-
(۳۲) محمد وحید احمد خانصاحب چوہدری محمد شفیع صاحب کراچی ۵/-
(۳۳) دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۵/-
(۳۴) بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کراچی ۱۰/-
(۳۵) شیخ عبداللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۶/۹
(۳۶) محمد طفیل صاحب ولد اکبر علی صاحب جھنگ صدر ۵/-
(۳۷) چوہدری سعید احمد صاحب انجینئر پشاور ۵/-
(۳۸) چوہدری عزیز اللہ خانصاحب جماعت احمدیہ لوریوالہ ۱۵۰/-
(۳۹) مولوی محمد ابراہیم صاحب چک ۱۹۱/۱۵-ایل ملتان ۱۰/-
(۴۰) پیر صلاح الدین صاحب لاہور ۵۰۰/-
(۴۱) ڈاکٹر بشیر محمد تمالی صاحب دارالبرکات۔ ربوہ ۱۰/-
(۴۲) ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ ۹/-
(۴۳) بیگم محمد شفیع خانصاحب ناظم آباد کراچی ۵/-

۴۴ کے بعد کوشش اور مغربی باشندوں کے لئے مرکز مہیا کرنے کی کوشش میں نہیں ہے بلکہ یہ ان تمام نیک بندوں کا ماوی ہے جو اللہ تعالیٰ کے متلاشی ہیں۔

"عیسائی ہمارے دشمن نہیں ہیں قرآن کریم فرماتا ہے کہ یقیناً تم ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں مومنوں کے ساتھ محبت میں زیادہ قریب پاؤ گے۔"

نیویارک میں جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی تیرھویں سالانہ کنونشن

دور دراز کی ریاستوں سے نمائندگان کی آمد تعلیم و تبلیغ کی توسیع کیلئے مختلف تجاویز

متعدد عنوانات پر پُر مغز تقاریر

مبلغ امریکہ مکرم امین اللہ خانصاحب سالک ——— مقیم واشنگٹن

عالمی شہرت و اہمیت کے حامل اور مجلس اقوام متحدہ کے لحاظ سے آج کی دُنیا میں بے مثل شہرت نیویارک میں امسال جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن منعقد ہوئی۔ ہر سال ستمبر کے پہلے سوموار کو یوم مزدور منایا جاتا ہے اور ملک بھر میں عام تعطیل ہوتی ہے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ستمبر کے پہلے ہفتہ اور اتوار کے ایام یہاں ہر سال سالانہ کنونشن منعقد کی جاتی ہے۔ ہفتہ اور اتوار یہاں عام تعطیل کے ایام ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ ۳، ۴ ستمبر کو (بروز ہفتہ و اتوار) وائی ایم، سی، اے (جمیکا) نیویارک کے ہال میں امریکہ کی تیرھویں سالانہ کنونشن کا انعقاد ہوا۔ دور دراز کی ریاستوں سے احمدی احباب نے اس روحانی اجتماع میں شرکت کی۔ دنیا کے ایک مالدار ملک میں ان فدائیوں نے اپنے نرم و گداز بستروں کی بجائے ایک رات فرش پر اور باقی راتیں عام سفری بستروں پر بخوشی بسر کیں۔ اور اسی میں زیادہ راحت محسوس کی ہر چند کہ جماعت احمدیہ امریکہ ایسے مالدار ملک کے غریب ترین افراد پر مشتمل ہے۔ بایں ہمہ ان افراد کا اپنی میسرہ راحتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر اس اجتماع کی خاطر تنگی و دو کو برداشت کرنا اور اسی میں راحت و مسرت محسوس کرنا ان کے ذوق و شوق کی ایک نمایاں جھلک پیش کرتا ہے۔

اس کنونشن میں امریکی اور پاکستانی احمدیوں کے علاوہ افریقہ کے دو احباب اور کینیڈا کے ایک مندوب نے بھی شرکت کی۔

کنونشن کے پہلے روز صدرانِ جماعتہائے امریکہ کا اجلاس مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب صدر جماعتہائے احمدیہ امریکہ و مبلغ انچارج کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قرآن مجید کے روح پرور کلمات کی تلاوت سے ہوا۔ اس "تثلیث در توحید" کی آماجگاہ میں خالص توحید کی آواز کو بلند کرنے، ممبران کی تعلیم و تربیت اور مالی استحکام کیلئے مختلف تجاویز پر تادیر غور و خوض ہوتا رہا اور بالآخر صدر محترم کی راہنمائی میں کئی مفید تجاویز منظور کی گئیں۔

اجلاس میں صدران نے اپنے مشنز کی سالانہ کارگذاری کی رپورٹیں بھی پیش کیں۔

اسی روز لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجلاس منعقد ہوئے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں گذشتہ سال کی مساعی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ سال نَو کے لئے تعلیمی و تربیتی پروگرام مرتب کیا گیا نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور تقاریر میں مسلم خواتین کی امریکی سوسائٹی میں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ محترم جناب انچارج مبلغ صاحب نے اس اجلاس کی نگرانی کے فرائض خاکسار کے سپرد کئے تھے اس اجلاس میں جہاں مختلف مجالس نے سال گذشتہ کی مساعی کی رپورٹ پیش کی، وہاں آئندہ سال کے لئے بھی مختلف مفید تجاویز منظور کی گئیں خاکسار نے ممبران اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہمارا اجلاس نشستند، گفتند و برخاستند کی حد تک ہی محدود نہ ہو بلکہ تجاویز کو عملی جامہ پہنا کر نمایاں کام کیا جائے۔ جملہ کوائف کے ساتھ خدام کی مکمل فہرستیں تیار کرنے، عہدیداروں سے رابطہ قائم رکھنے اور عملی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے پر زور دیا گیا

اجلاس میں سال نو کے لئے عہدیداران کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

کنونیشن کے دوسرے روز کے اجلاس میں علمی تقاریر کا پروگرام تھا۔ پروگرام میں اس امر کو ملحوظ رکھا گیا تھا کہ خلافت، صداقت مسیح موعودؑ، امریکہ میں تاریخ اسلام عیسائی تعلیمات کے مقابل اسلامی تعلیمات کی فضیلت، اسلامی پیغام کی آفاقیت اور ہستی باری تعالیٰ کے عناوین پر زیادہ سے زیادہ ممکنہ معلومات بہم پہنچائی جاسکیں۔

یہ اجلاس محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب انچارج مبلغ ریاست ہائے متحدہ امریکہ و کینیڈا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد "خلافت ثانیہ کے آغاز سے سلسلہ کی ترقیات" کے موضوع پر خاکسار کی تقریر ہوئی خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی بشارات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کو کن غیر معمولی قابلیتوں اور وہبی اوصاف سے نوازا گیا ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ خلافت ثانیہ کے آغاز سے قبل بھی حضور ایدہ اللہ نے اپنی خداداد قابلیت سے نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل "تشحیذ الاذہان" اور "الفضل" جیسے پرچوں کا اجراء کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت آپکا ہر حال میں احمدیت کے نفوذ کیلئے کوشاں رہنے کا تاریخی عزم آپ کے گہرے دلی جذبات کی لِلّٰہیت کی عکاسی کرتا ہے۔ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد آپ نے اپنی بیش بہا تصانیف تفسیر کبیر وغیرہ، روح پرور تقاریر، تحریک جدید و وقف جدید، مساجد کے قیام تراجم قرآن مجید کے اہتمام کے ذریعہ جماعت کی محیر العقول ترقی کی راہیں استوار کیں۔ خاکسار نے آخر میں اپنی ہر قسم کی ترقیات کیلئے دامن خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔

بعد ازاں برادر رشید احمد صاحب (شکاگو) نے ایک امریکی نومسلم نے اسلام کو اپنانے کے متعلق تقریر کی۔ آپ نے بتایا اسلام تمام ممالک کیلئے یکساں طور پر ہے اور اسلامی تعلیمات تمام ممالک اور تمام اقوام کیلئے نہ صرف قابل عمل بلکہ بہترین لائحہ عمل ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام اسلامی تعلیمات کو اپنائیں اور انکا بہترین عملی نمونہ پیش کریں۔

اس کے بعد برادر بشیر الدین صاحب اسامہ (واشنگٹن) نے "مسلمانوں کے لئے سماجی تعلیم" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے حقوق العباد کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی احسن تعلیم کی خوبیوں کو اجاگر کیا کہ کس طرح اسلام نے صلح جوئی حسن سلوک اور باہمی محبت کی کامل تعلیم دے کر انسان کو نوازا ہے۔

بعدہٗ مکرم حاجی ملک بشیر احمد صاحب (کراچی) نے "عیسائی نظریہ کفارہ اور اسلام" کے موضوع پر ایک پُر اثر تقریر کی۔ آپ نے کہا کفارہ کی بنیاد عیسائی اس امر پر رکھتے ہیں کہ آدم گنہگار تھا۔ اسلئے تمام بنی آدم گنہگار ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک اندھے باپ کے ہاں بینا بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ اگر آدم کی فطرت میں گناہ تھا تو پھر قصور (معاذاللہ) خدا کا ہوا نہ کہ آدم کا۔

انسان نہیں چاہتا کہ اپنے محبوب پر بُرا حرف آنے دے مگر عیسائی خود تمام گناہ کرتے ہیں۔ اور ان تمام گناہوں کا بوجھ اور گند اپنے محبوب اور "ابن اللہ" پر ڈالتے ہیں اگر ہمیں خدا کے رحم میں یقین ہے۔ تو اس کی سزا میں بھی یقین ہونا چاہیئے۔

آپ نے کہا عیسائیوں کی ایسی تعلیم نے بہت سے لوگوں کو مذہب سے بیگانہ اور خدا کا منکر بنا دیا ہے اور اس نظریہ نے گناہ کو انتہائی فروغ دیا ہے۔

مکرم ملک صاحب کی تقریر کے بعد برادر عابد حنیف صاحب (نیویارک) نے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید اور بائیبل کے پیشکردہ کوائف کا موازنہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق بائیبل کے پیشکردہ کوائف انسان کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق بھی شکوک و شبہات میں ڈالتے ہیں۔ مگر قرآن مجید کے پیشکردہ کوائف ایک نبی کی شان کے مطابق ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کو نیک، پارسا اور پاکدامن پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی اور امور میں بھی آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کے پیشکردہ کوائف ہی صحیح حالات کی ترجمانی کرتے ہیں

بعد ازاں مکرم جناب عبد القادر صاحب ضیغم نے "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عالمگیر پیغام" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جس نے اپنی کاملیت کا دعویٰ کیا ہے اور جو تمام عالم کے لئے ایک بہترین پیغام پیش کرتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس قرآنی پیغام کے عالمگیر ہونے کے متعلق کتب سابقہ استثنار اور یوحنا میں بھی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ آپ نے وہ اصول بھی بیان کئے جن سے کسی کتاب کے عالمگیر ہونے کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ نے حوالہ جات سے اپنی تقریر کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اسلام تمام جہان تمام ازمنہ اور تمام امور میں انسان کی کامل راہنمائی کرتا ہے۔ اور انسان کی جسمانی، روحانی، قومی

اور بین الاقوامی ضروریات کے لئے بہترین لائحہ عمل پیش کرتا ہے ۔

نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا ۔ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے "امریکہ میں تاریخ اسلام" کے موضوع پر ایک پر جوش تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ میں احمدیت کی تاریخ کا آغاز دراصل اسی وقت سے ہوتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امریکہ کے ایک مذہبی لیڈر ڈوئی کو چیلنج دیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گیا ۔ اس کے بعد حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کو بھجوایا گیا ۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد دین صاحب اور پھر مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی آئے اور اس کے بعد اور مبلغین ۔

آپ نے صحابہ اور ابتدائی تاریخ اسلام کے ناقابل فراموش واقعات بیان کرتے ہوئے حاضرین کو کہا کہ اب یہاں تاریخ اسلام آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے ۔ یہ اب آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور ویسی قربانیاں پیش کرتے ہوئے اپنے لئے سنہری موقعہ پیدا کریں ۔

برادر خلیل محمود صاحب (بالسٹن) نے "مجدد و مسیح کی آمد کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کا ظہور" کے موضوع پر تقریر کی ۔ آپ نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ خدا تعالےٰ ہر صدی کی ابتداء میں مجدد مبعوث کرتا رہے گا اس زمانہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک وجود میں پوری ہوئی ہے ۔ اسی طرح سورج اور چاند کو گرہن لگنے کی پیشگوئی بھی آپ ہی کی ذات کیلئے پوری ہوئی ۔

بعد ازاں برادر احمد شہید صاحب (پٹس برگ) نے ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر تقریر کی ۔ آپ نے بتایا کہ انبیاء کا وجود اور ان کی پیشگوئیوں کا عملی ظہور ، قلت الحلل اور کائنات کا پر حکمت نظام خدا تعالےٰ کے روشن ثبوت ہیں ۔

اجلاس میں سوالات کا موقع بھی جس سے اجلاس کی دلچسپی اور افادیت میں مزید اضافہ ہوا ۔

صدر اجلاس محترم غلام یٰسین صاحب انچارج مبلغ امریکہ ہر مقرر کے تعارف کے علاوہ تقریر کے بعد متعلقہ موضوع پر اپنے پر مغز صدارتی ریمارکس سے بھی مستفید فرماتے رہے ۔ اختتامی تقریر فرماتے ہوئے صدر اجلاس محترم چوہدری صاحب موصوف نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا جس نے اپنے فضل سے ہمیں کنونشن منعقد کرنے کا موقعہ دیا ۔ کنونشن کی کامیابی پر آپ نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اسے کامیاب بنانے میں حصہ لیا ۔

آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں صبغۃ اللہ میں رنگین ہونا چاہیئے اور ہمارے اقوال و افعال میں صحیح اسلامی شعار کی جھلک نظر آنی چاہیئے ۔ آپ نے کہا ہمیں محبت الٰہی میں سرشار ہونا چاہیئے اور اس محبت کو دوام سے ہمکنار کرنا چاہیئے ۔

کنونشن میں شریک ہونے والوں کی بخیر و عافیت مراجعت ان کے لئے دینی و دنیاوی مسرتوں اور امریکہ میں احمدیت کے وسیع فروغ کی دعاؤں کے ساتھ یہ پرکیف روحانی اجتماع اختتام پذیر ہوا ۔

ذاتی ضروریات پر دینی ضروریات کو مقدم رکھنے کا نمونہ

مکرم میاں عبد الحکیم صاحب صدر حلقہ گنج جماعت احمدیہ لاہور اپنے گرامی نامہ مورسہ ۲/۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"ارادہ تھا کہ بقایا رقم (سال ۲۷) آسان اقساط میں ادا کر دوں گا ۔ مگر آپ کی طرف سے ایک تحریک بنام "تحریک جدید اور جلسہ سالانہ" کے رنگ میں ملی ۔ اس کے مدنظر تمام اخراجات کو چھوڑتے ہوئے بقایا رقم ۸/۱۲۲ روپے ارسال ہیں ۔ نیز ۱۰/ روپے کی رقم جو اس کے علاوہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیں اور دعا کی درخواست بھی کریں ۔"

صاحب موصوف کا کل وعدہ سال ۲۷ بشمولیت وعدہ جات منجانب والدین مرحومین ۔ اہلیہ صاحبہ و بچگان ۸/۳۷۸ روپے کا ہے ۔ جس میں سے مبلغ ۱۰۰/ روپے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی نقد پیش فرمایا ۔ اور مبلغ ۲۵/ روپے کی رقم مقامی طور پر ادا فرمانے کی اطلاع دی ہے ۔ بقیہ رقم ۸/۱۲۲ جمع ۱۰/ بطور نذرانہ حضور کل ۸/۱۳۲ کا چیک ارسال فرمایا ہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے اللہ تعالےٰ دیگر مخلصین جماعت کو بھی ذاتی ضروریات پر دینی ضروریات کو مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرماوے ۔ آمین

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

بیعت کرتے وقت ہر احمدی یہ عہد باندھتا ہے "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیعت کرنے والوں کی غالب اکثریت ایسی ہے جو اس دن کے بعد مسلسل اخلاص و ایثار میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور وقت پڑنے پر دینی ضروریات کو اپنی ذاتی حوائج پر ترجیح دیتے ہیں ۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ چنانچہ پچھلے دنوں ہی کی بات ہے کہ احباب کو بذریعہ الفضل خصوصاً اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ وقف جدید میں آپ کے وعدے اس تحریک کی ضروریات کے بالمقابل بہت کم ہیں ۔ نیز وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش نہیں ۔ لہٰذا خدشہ ہے کہ کہیں اس اہم تحریک کے پروگرام کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے ۔ اس اطلاع پر بہت سے احباب نے اور کئی ایک جماعتوں نے اپنے اپنے وعدہ جات دو چند کر دیئے اور پھر ادائیگی میں عجلت فرما کر متوقع خطرہ ٹلانے میں ہماری مدد فرمائی فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء ۔

تاہم ابھی تک بہت سی جماعتوں اور احباب کے ذمہ بقایا جات چلے آ رہے ہیں اور سال ختم ہو رہا ہے ۔ لہٰذا ان سب سے درخواست ہے کہ آپ بھی مندرجہ بالا قابل قدر نمونہ اور مقدس عہد کو مشعل راہ بناتے ہوئے اپنا واجب الادا وعدہ فوری طور پر ادا فرما کر ممنون فرمائیں تا "وقف جدید" کے پروگرام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو ۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے ۔ آمین ۔

(وقف جدید انجمن احمدیہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو عزیز چوہدری منصور احمد صاحب مقیم انگلستان کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کا نواسہ اور چوہدری کرامت اللہ صاحب آف کراچی کا پوتا ہے۔ برادران سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر دے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

بیگم شیخ ایم اے رشید معرفت جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی

نوٹ:۔ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ ایم۔ اے رشید نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھا اللہ تعالےٰ (مینیجر الفضل)

مخزنِ معارف

یعنی "خلاصہ تفسیر کبیر" مؤلفہ پیر معین الدین کے متعلق

مکرم ومحترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی رائے:۔ "اس طریق سے ان لوگوں کیلئے جنہیں تفسیر کبیر میسر نہ آسکتی ہو یا جو کم وقت ہیں اس کے مغز اور معارف پر مطلع ہونا چاہتے ہوں۔ ایک نہایت آسان ذریعہ مہیا ہو گیا ہے۔"

خدا تعالیٰ کے فضل سے سورۂ یونس تا کہف والی ہزار صفحات کی معرکۃ الآراء جلد کا جو سو سو روپے میں بکی ہے اور اب بالکل نایاب ہے اور پورے آخری پارہ کی اٹھارہ سو صفحات پر مشتمل چاروں جلدوں کا جو قرآنی معارف کا بے بہا خزانہ ہیں۔ خلاصہ الگ الگ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت فی جلد آٹھ آنہ -/۸

نوٹ:۔ تیسری جلد جس میں پہلے پارہ کے نور کوع والی جلد کے علاوہ باقی ساری مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ آجائیگا انشاء اللہ جلسہ پر مل سکیگی (قیمت -/۲ روپیہ ہو گی) ملنے کا پتہ:۔ افضل برادرز گول بازار۔ ربوہ

قدیمی اولین شہرۂ آفاق

حب اٹھرا رجسٹرڈ:۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس گیارہ تولہ ۰-۱۲-۱۳

نرینہ گولیاں:۔ لڑکے پیدا ہونے کی دوائی مکمل کورس ۰-۰-۹

حب جند:۔ ہسٹیریا مالیخولیا کا علاج ۵۰ گولی ۰-۰-۶

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قابل فروخت

دو کوٹھیاں اور ایک مکان واقعہ دارالصدر گولبازار ربوہ قابل فروخت ہیں ان کوٹھیوں اور مکان کے تبادلہ میں ربوہ میں سفید زمین بھی لی جا سکتی ہے قسطوں میں بھی سودا ہو سکتا ہے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرمائیں۔

پتہ:۔ میاں خلیل احمد برادرز موٹر سٹور وائی ایم سی اے بلڈنگ روڈ لاہور

نوٹ:۔ جلسہ کے دنوں میں احباب پولیس چوکی عقب میں میاں خلیل احمد صاحب ابن میاں سراج الدین صاحب سے مل کر تصفیہ کر سکتے ہیں۔

الفضل میں اشتہاد دینا کلید کامیابی ہے

قطعہ اراضی برائے فروخت

محلہ دارالرحمت (شرقی) ربوہ میں ایک کنال کا قطعہ نمبر ۱۲/۲۸ سی جو نہایت موزوں مقام پر ہے اور جہاں سے ریلوے اسٹیشن اور گولبازار وغیرہ قریب ہیں برائے فروخت موجود ہے قیمت -/۲۵۰۰ (ڈھائی ہزار روپے) خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرمائیں۔

ربوہ میں مقیم احباب ماسٹر محمد حمید احمد صاحب سنیاسی سے دواخانہ فیض عام میں مل سکتے ہیں۔

خاکسار: عبدالکریم۔ کمرہ ۲۷ رزاق منزل۔ دتن تالاب موہن روڈ کراچی

ایام جلسہ سالانہ میں

عمدہ اور بہترین خالص دیسی گھی میں تیار شدہ کھانے اور مرغ پلاؤ ناغہ کے دنوں میں مچھلی کا انتظام ہوگا۔ لذیذ مٹھائیاں اور گرم چائے ناشتہ حلوہ پوری کیلئے

کیفے فردوس گولبازار ربوہ میں تشریف لاویں

اٹھرا کی گولیاں "ہمدرد نسواں"

استعمال کرنے سے تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے -/-/۱۹ روپے

حب جند

مقوی دل۔ مقوی اعصاب

گھبراہٹ۔ بے چینی

نیند نہ آنا۔ وہم مالیخولیا کا بے نظیر علاج

قیمت مکمل کورس -/-/۲۵ روپے

اولاد نرینہ کی دوائی فضل الٰہی

قیمت -/-/۱۶ روپے

سرمہ ممیرا خاص

جملہ امراض چشم کا بے نظیر علاج

قیمت -/۱۵/۱۰ ٫ عہ ٫ -/-/۳

تریاق سل

جس کا چند روزہ استعمال اس موذی مرض سے نجات دلاتا ہے۔

ایک ماہ کورس -/-/۱۰ روپے

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

قابل فروخت مکان

ایک مکان بالمقابل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ محلہ دارالنصر قابل فروخت ہے۔ مکان کو دو طرف سڑکیں لگتی ہیں۔ ایک کمرہ۔ باورچی خانہ غسلخانہ ایک چاہ اور چار دیواری تعمیر ہے زمین دس مرلہ ہے

خواہشمند احباب

قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ سے خط وکتابت کریں۔

(بشیر الدین عبید اللہ)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی

لاہور۔ جوہرآباد۔ بھیرہ براستہ ایڈوانس بکنگ فون:۔ لاہور ۶۲۳۲۷۔ ربوہ ۶۷۔ سرگودھا ۲۲۳۵۔ جوہرآباد ۵۸

ہیڈ آفس: جودھامل بلڈنگ لاہور فون ۶۵۵۷۰-۲۷۰۰

از لاہور تا سرگودہا	5-00	5-25	8-55	10-55	1-00	1-00	7-00							
" ربوہ " جوہرآباد	7-30	9-15	12-15	2-30	3-30	7-55	10-30							
" سرگودھا " لاہور	5-15	6-15	8-00	11-15	1-30	3-30	5-15							
" سرگودہا " بھیرہ	5-55	6-55	7-55	8-55	9-55	10-55	11-55	12-55	1-55	2-55	3-55	4-55	5-55	6-55
" بھیرہ " سرگودہا	3-55	4-55	5-55	6-55	7-55	8-55	9-55	10-55	11-55	12-55	1-55	2-55	3-55	4-55
از جوہرآباد	3-30	4-30	5-55	9-00	11-15	1-15	2-55							

نوٹ:۔ لاہور۔ سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے ربوہ جوہرآباد کے درمیان اڑھائی گھنٹے سرگودھا بھیرہ کے درمیان ۲ گھنٹے کا سفر ہے

سٹینڈ مینجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

قابل فروخت قطعہ

محلہ دارالصدر غربی الف میں دو کنال کا قطعہ قابل فروخت ہے۔ شارع صدر پر واقع ہے پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ملکر تصفیہ کر سکتے ہیں

م۔ د معرفت العصر کلاتھ سٹور (نزد ڈاکخانہ) گولبازار ربوہ